



## سوال

(168) ٹوپی پر عمامہ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہنامہ "البر" لاہور فروری ۱۹۹۲ء ص ۳۵ پر ایک روایت مروی ہے کہ ((فرق ما بیننا وبين المشرکین العمام علی القلاص)) "ہم میں اور مشرکوں میں فرق ہے تو ٹوپیوں پر عمامے ہیں۔ کیا یہ روایت درست ہے؟ اگر یہ روایت درست ہے تو کچھ لوگ جو صرف اکیلی ٹوپی پہنتے ہیں یا صرف پگڑی باندھتے ہیں، صحیح کرتے ہیں اور اگر یہ روایت درست نہیں تو وضاحت فرمائیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!  
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب یہ روایت انتہائی کمزور ہے کیونکہ اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((عَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الشَّعْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابُو الْحَسَنِ الْعَسْكَلَانِيُّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ زَكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ زَكَانَةَ صَارَ عَلَى صَلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَّهَ الْبَيْتُ صَلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَالَ زَكَانَةَ: وَسَمِعْتُ الْبَيْتُ صَلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «فَرَّقْنَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ، الْغَنَامُ عَلَى الْقَلَانِسِ»))

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ سے کشتی لڑی اور اسے پچھاڑ دیا۔ رکانہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپیوں پر پگڑی باندھنا ہے۔" (الواداؤد لباس ۴۰۸، ترمذی ۱، ۸۳، ۲۱۴/۳۱)

اس روایت کی سند میں تین مجہول راوی ہیں۔

(۱) ابوالحسن عسقلانی، مجہول تقریب ص ۶۰۱

(۲) ابوجعفر بن محمد بن رکانہ، مجہول تقریب ص ۳۹۹

(۳) محمد بن رکانہ، مجہول تقریب ص ۲۹۷

اس لئے امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرمایا "ہذا حدیث غریبہ واسنادہ یلیس بالقائم ولا نعرف ابا الحسن العسقلانی ولا ابن رکانة" (ترمذی مع تحفہ ۴۰/۳) یہ روایت غریب ہے اس کی سند درست نہیں اور ابوالحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو ہم نہیں پہچانتے۔"



علامہ مبارک پوری تحفۃ الاحوذی ۳/۴۰ پر فرماتے ہیں :

"وفی الجامع الصغیر بروایۃ الطبرانی عن ابن عمر کان یلیس قفصۃ بیضاء قال العریضی اسنادہ حسن "

"الجامع الصغیر میں ابن عمر سے روایت ہے جس کی سند کو علامہ عزیزی نے حسن قرار دیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی پہنتے تھے۔"

لیکن علامہ البانی حفظہ اللہ نے اسے ضعیف الجامع میں درج کیا ہے۔ (ص ۶۶)

اس طرح کی کسی روایتیں امام ابو نعیم اصبہانی نے کتاب اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم و آدابہ میں نقل کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی عمامہ کے بغیر بھی پہنتے تھے۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ زاد المعاد ۱/۳۵ پر رقم طراز ہیں :

((كانت له عمامة تسمى السحاب كسابا عليها وكان يلبسها ويلبس تحيتها القفصوة وكان يلبس القفصوة بعنبر عمامة ويلبس العمامة بعنبر قفصوة.))

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پگڑی تھی جس کا نام سحاب تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پہنائی۔ اسے آپ پہنتے اور کبھی اس کے نیچے ٹوپی ہوتی اور کبھی ٹوپی بغیر پگڑی کے اور پگڑی بغیر ٹوپی کے پہن لیتے۔"

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف پگڑی باندھنا یا صرف ٹوپی لینا یا ٹوپی پر پگڑی باندھ لینا، تینوں طرح جائز و صواب ہے۔ کسی صحیح حدیث سے اس کی نفی یا مانعت نہیں ہے۔ اہل بدعت کا اس طرح عمامے کے متعلق قیود و پابندیاں لگانا اس کے جعلی فضائل بیان کرنا جیسا کہ فیضان سنت میں سبز پگڑی والوں کے پیر الیاس قادری نے ذکر کیا ہے یا ماہنامہ البر میں مولوی شفیع اوکاڑوی کا اس بارے میں ذکر کرنا احادیث صحیحہ کے خلاف ہے۔

حد ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ